اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد دوم

مصنفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی
(پاکستان)

کے درمیان واقع ہوگا اُس پر کس قدر تعجب بلکہ بالکل تعجب ہے۔ یہ سُن کر ایک مرد شرطِ الخمیس نے پُوچھا کہ کیسا تعجب ہے جو آپ فرماتے ہیں حضرتؑ نے فرمایا کہ تعجب نہ کروں اس سے کہ چند مُردے زندہ ہوں گے اور تلوار زندوں کے سروں پر ماریں گے۔ اُس خدا کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور سبزہ باہر نکالا اور خلائق کو پیدا کیا گویا میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ کُوفہ کے بازاروں میں چلتے ہیں اور برہنہ شمشیریں اپنے کاندھوں پر رکھے ہُوئے ہیں اور خدا اور رسُولؐ اور مومنوں کے دُشمنوں کے سروں پر مارتے ہیں۔ یہ ہے اُس آیت کے معنیٰ جو خدا نے فرمایا ہے کہ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتولوا قوما غضب اللّٰہ علیھم قد یئسوا من الاخرۃ کما یئس الکفار من اصحاب القبور۔ اے مومنو! اُس قوم سے دوستی مت کرو جن پر خدا نے غضب فرمایا ہے۔ بیشک وہ لوگ آخرت سے ناامید ہوگئے ہیں جس طرح اہلِ قبور میں کفّار ناامید ہو گئے ہیں۔

ابن بابویہ نے علل الشرائع میں روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب ہمارؑ قائمؑ ظاہر ہوگا عائشہ کو زندہ کرے گا تاکہ اُس پر حد جاری کرے اور جناب فاطمہؑ کا انتقام لے اور شیخ مفید نے ارشاد میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب آلِ محمدؐ کے قائمؑ کا قیام ماہ جمادی الاخریٰ میں ہوگا۔ اور رجب کے دس روز میں ایسی بارش ہوگی کہ دُنیا والوں نے کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ پھر خداوند بزرگ و برتر اُس بارش سے مومنین کے گوشت اور بدن کو اُن کی قبروں میں پیدا کرے گا۔ گویا میں اُن کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ قبیلہ جہنیہ کی جانب سے خاکِ قبر اپنے سروں سے جھاڑتے ہُوئے آرہے ہیں۔ نیز اُنہیں حضرت سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے ساتھ پشت کُوفہ یعنی نجف اشرف سے ستائیس ۲۷ افراد حضرت مُوسیٰ کی قوم سے پندرہ ۱۵ افراد ان میں سے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حق کے ساتھ ہدایت کرتے تھے۔ اور حق کے ساتھ عدالت کرتے تھے اور سات افراد اصحابِ کہف سے اور یوشع بن نون اور سلمانؓ اور جابر بن عبد اللّٰہ انصاری اور مقداد اور مالک اشترؓ آئیں گے اور یہ تمام خاصانِ خدا اُن حضرتؑ کے سامنے ہوں گے اور آپ کے مددگار اور حاکم یعنی لوگوں پر آپ کی جانب سے حاکم ہوں گے۔ عیاشی نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور نعمانی نے روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب قائم آلِ محمّد علیہم السلام ظاہر ہوں گے۔ خدا اُن کی ملائکہ سے مدد کرے گا اور سب سے پہلے جو شخص اُن کی بیعت کرے گا وہ محمدؐ ہوں گے اُن کے بعد علیؑ ہوں گے۔ (کیونکہ وہ امامؑ۔ امامِ زمانہ ہوں گے)۔

اور شیخ طوسی اور نعمانی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے ظہور کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ حضرت برہنہ بدن قرص آفتاب کے سامنے ظاہر

۳ اور کوفہ کے قصر کو بھی توڑیں گے کیونکہ جس نے اِس کی بنیاد رکھی تھی ملعون تھا۔ مفضل نے پوچھا مکّہ معظمہ میں قیام فرمائیں گے؟ فرمایا نہیں بلکہ اپنے اہلبیتؑ میں سے ایک شخص کو اُس جگہ اپنا جانشین مقرّر کریں گے اور جب حضرتؑ مکّہ سے روانہ ہوں گے تو اہلِ مکّہ آپ کے جانشین کو قتل کر دینگے۔ تو حضرتؑ پھر مکّہ واپس آئیں گے تو وُہ لوگ حضرتؑ کی خدمت میں سر جھکائے روتے گڑگڑاتے آئیں گے۔ اور کہیں گے کہ اے مہدیؑ آلِ محمدؐ ہم توبہ کرتے ہیں، ہماری توبہ قبول کیجیے۔ حضرتؑ اُن کو پند و نصیحت کریں گے اور دُنیا و آخرت کے عذاب سے ڈرائیں گے اور اہلِ مکّہ میں سے ایک شخص کو اُن پر حاکم مقرّر فرمائیں گے اور وہاں سے باہر روانہ ہوں گے۔ اہلِ مکّہ اُس حاکم کو بھی قتل کر دیں گے۔ اُس وقت حضرتؑ جنّ اور نقیبوں میں سے اپنے مددگاروں کو اُن کی طرف واپس بھیجیں گے کہ ان سے کہیں کہ حق کی جانب پلٹ آئیں تو جو شخص ایمان لائے اُس کو بخش دو اور جو ایمان نہ لائے اُس کو قتل کر دو۔ جب یہ لشکر مکّہ واپس آئیگا تو سو میں سے ایک شخص ایمان نہ لائے گا۔ بلکہ ہزار میں سے ایک بھی ایمان نہ لائے گا۔

مفضل نے پوچھا کہ میرے مولا! حضرت مہدیؑ کا مکان اور مومنین کے جمع ہونے کا مقام کہاں ہوگا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ حضرتؑ کا پایۂ تخت کوفہ ہوگا اور آپ کا دربار اور مقامِ فیصلہ مسجدِ کوفہ ہوگی اور تمام بیت المال اور غنیمت تقسیم ہونے کی جگہ مسجدِ سہلہ ہوگی اور ان کی تنہائی کی جگہ نجفِ اشرف ہوگا۔ مفضل نے پوچھا تمام مومنین کوفہ میں ہوں گے۔ فرمایا کہ ہاں، واللہ کوئی مومن نہ ہوگا۔ مگر کوفہ میں ہوگا یا کوفہ کے قرب و جوار میں یا اُس کا دِل کوفہ کی طرف مائل ہوگا۔ اُس وقت کوفہ میں ایک گوسفند کے سونے کی جگہ کی قیمت دو ہزار درم ہوگی۔ اُس وقت شہر کی وُسعت چوون ۵۴ میل یعنی اٹھارہ ۱۸ فرسخ ہوگی اور کوفہ کے قصر و محلات کربلائے معلیٰ سے متصل ہوں گے۔ اور خداوند تعالیٰ کربلا کو پناہ کی ایک جگہ قرار دے گا جو ہمیشہ فرشتوں اور مومنوں کی آمد و رفت کی جگہ ہوگی۔ خدائے تعالیٰ اُس زمینِ مُقدّس کو بہت بلند مرتبہ کرے گا اور اُس میں اس قدر برکتیں اور رحمتیں قرار دے گا کہ اگر کوئی مومن اُس جگہ کھڑا ہو اور خُدا سے دُعا کرے تو ایک دُعا میں ہزار مرتبہ کے مانند دُنیا کا ملک اُس کو کرامت فرمائے گا۔ پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک آہ کھینچی اور فرمایا اے مفضل بیشک زمین کے ٹکڑوں نے ایک دوسرے پر فخر کیا اور کعبۂ معظمہ نے زمینِ کربلائے معلیٰ پر فخر کیا تو خدا نے کعبہ کو وحی کی کہ ساکت رہ اور کربلا پر فخر مت کر کیونکہ وُہ بقعۂ مبارکہ وہ ہے جہاں شجرۂ مبارکہ سے اِنّی انا اللہ کی ندا موسیٰؑ کو پہنچی اور وُہ وُہی مقام بلند ہے جہاں مریمؑ و عیسیٰؑ کو میں نے جگہ دی اور جس جگہ حضرت امام حسینؑ کا سرِ مبارک شہادت کے بعد دھویا اُسی جگہ حضرت مریمؑ نے جناب عیسیٰؑ رُوح اللہ کو بعد ولادت غسل دیا اور خود

اُسی جگہ غسل کیا اور وہ بہترین خطّہ ہے جہاں سے حضرت رسُولِ خداؐ نے معراج پائی اور بے انتہا خیر و رحمت اُس جگہ ہمارے شیعوں کے لیے مُہیا ہے۔ یہاں تک کہ حضرتؑ قائم ظاہر ہوں۔ مفضل نے کہا اے میرے سید! پھر صاحب الامرؑ دوبارہ کہاں متوجہ ہوں گے۔ فرمایا کہ میرے جد رسُولِ خداؐ کے مدینہ کی جانب۔ جب وہاں پہنچیں گے تو اُن سے امر عجیب ظاہر ہوگا جو مومنین کی مُسرّت و شادمانی کا اور کافروں کی ذلّت و خواری کا باعث ہوگا۔ مفضل نے پوچھا کہ وہ کون سا امر ہے۔ فرمایا کہ جب وُہ اپنے جدِ بزرگوار کی قبر کے پاس پہنچیں گے تو کہیں گے اے لوگو! یہ میرے جدِ بزرگوار رسُولِ خداؐ کی قبر ہے۔ لوگ کہیں گے کہ ہاں اے مہدیٔ آلِ محمدؐ۔ حضرت پھر فرمائیں گے کہ یہ کون ہیں جو اُن کے پاس دفن کیے گئے ہیں۔ لوگ کہیں گے کہ ان کے مصاحب اور ہمخواب خلیفہ اوّل و دوم ہیں۔ حضرت لوگوں کے سامنے مصلحتہً پوچھیں گے کہ اوّل کون ہیں اور دوم کون ہیں اور کس سبب سے تمام خلائق میں سے ان کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا۔ ممکن ہے کوئی دوسرے ہوں جو اس جگہ دفن کیے گئے ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ اے مہدی آلِ محمدؐ اُن کے سوا کوئی اِس جگہ نہیں دفن ہوا ہے۔ ان کو اس لیے اس جگہ دفن کیا گیا ہے کہ رسُولِ خداؐ کے خلیفہ اور اُن کی بیویوں کے باپ تھے۔ تو حضرتؑ فرمائیں گے کیا کوئی ہے جو اگر ان کو دیکھے تو پہچان لے، لوگ کہیں گے کہ ہاں ہم ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے۔ پھر حضرتؑ فرمائیں گے کہ آیا کوئی ہے جس کو کچھ شک ہو کہ وہ اسی جگہ دفن ہوئے ہیں لوگ کہیں گے کہ نہیں کسی کو اس میں شک نہیں۔ پھر تین روز کے بعد حکم دیں گے کہ دیوار کو توڑ دو۔ اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو۔ غرض دونوں کو تازہ بدن کے ساتھ اُسی شکل و صورت سے جو رکھتے ہونگے باہر نکالیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ ان کے کفن علیحدہ کر دیئے جائیں تو اُن کے کفن کھینچ لیے جائیں گے۔ پھر اُن کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے۔ اُس وقت امتحان خلق کے لیے وُہ درخت سبز ہو جائے گا۔ اُس میں شاخیں بلند ہوں گی پتیاں نکل آئیں گی۔ اُس وقت وہ گروہ جو اُن کی محبت رکھتا تھا کہے گا کہ یہ ہے خدا کی قسم شرف و بزرگی اور ہم اُن کی محبت میں کامیاب ہُوئے۔ جب یہ خبر منتشر ہوگی تو جس کے دل میں رائی کے برابر ان کی محبت ہوگی وہاں حاضر ہوگا۔ اُس وقت حضرت قائمؑ کی جانب سے منادی ندا دے گا کہ جو شخص رسُولِ خداؐ کے ان دونوں مصاحبوں کو دوست رکھتا ہو، لوگوں کے درمیان سے علیحدہ ہو کر ایک طرف کھڑا ہو جائے۔ اُس وقت دُنیا والے دو گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ اُن کو دوست رکھنے والوں کا اور ایک گروہ اُن پر لعنت کرنے والوں کا۔ پھر حضرتؑ اُن کو دوست رکھنے والوں سے فرمائیں گے کہ ان سے بیزاری اختیار کرو، ورنہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگے۔ وہ جواب دیں گے کہ اے مہدیٔ آلِ محمدؐ! ہم اس سے پہلے جانتے تھے کہ خدا کے نزدیک ان

کی قدر و منزلت ہے۔ اس لیے آن سے بیزاری نہ کی تو آج کس طرح بیزاری کریں جبکہ ان کی بہت سی کرامتیں ہم پر ظاہر ہو چکی ہیں اور ہم کو علم ہو چکا کہ وُہ مقربانِ بارگاہِ ربّ العزت ہیں۔ بلکہ ہم آپ سے بیزار ہیں اور اُن سے بھی جو آپ پر ایمان لائے ہیں اور اس سے بھی جو اُن پر ایمان نہیں لایا اور اُس سے بھی ہم بیزار ہیں جو اُن کو اس ذلّت و خواری سے قبر سے باہر لایا اور دار پر کھینچا۔ اُس وقت حضرت مہدیؑ ایک سیاہ ہوا کو حکم دیں گے کہ ان پر چلے اور اُن کو ہلاک کرے۔ پھر حکم دیں گے کہ ان دونوں کو دار سے نیچے لائیں۔ پھر اُن کو بقدرتِ خدا زندہ کریں گے اور خلائق کو حکم دیں گے کہ جمع ہوں۔ پھر ہر ظلم و جور جو ابتدائے عالم سے آخر تک ہوا اُن سب کا گناہ اُن کی گردن پر لازم قرار دیں گے اور سلمان فارسی کو مارنے اور امیر المومنینؑ کے خانۂ اقدس کو آگ لگانے اور جنابِ فاطمہ علیہا السّلام اور حسنؑ و حسینؑ علیہما السّلام کو جلانے اور امام حسنؑ کو زہر دینے اور امام حسینؑ اور اُن کے اطفال اور اُن کے چچا کی اولاد کو اور اُن کے دوستوں اور مددگاروں کو قتل کرتے اور ذریتِ رسولؐ کو اسیر کرنے اور ہر زمانہ میں آلِ محمدؐ کا خون بہانے اور ہر خون جو ناحق بہایا گیا اور ہر زنا جو عالم میں کیا گیا اور ہر سود اور حرام جو کھایا گیا اور ہر گناہ، ظلم اور ستم جو قیام قائم آلِ محمدؐ تک واقع ہوا سب اُن ہی دونوں کی گردنوں پر بار کیا جائے گا کہ تم ہی سے سرزد ہوا۔ اور وُہ دونوں اعتراف و اقرار کریں گے کیونکہ اگر روزِ اوّل خلیفۂ برحق کا حق غصب نہ کرتے تو یہ سب نہ ہوتا۔ پھر حکم دیں گے کہ ہر ظلم کے عوض جو شخص موجود ہو ان دونوں سے قصاص لے۔ پھر اُن کے لیے فرمائیں گے کہ درخت سے لٹکا دیں اور ایک آگ کو حکم دیں گے کہ زمین سے برآمد ہو اور اُن کو درخت کے ساتھ جلائے۔ اور ایک ہوا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو دریاؤں میں پھینک دے۔

مفضل نے عرض کی کہ اے میرے مولا! کیا یہ ان کا آخری عذاب ہوگا فرمایا افسوس اے مفضل! خُدا کی قسم سیّدِ اکبر حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور صدیقِ اکبر امیر المومنین علیہ السّلام اور فاطمہ زہرا اور حسن مجتبیٰ اور حسین شہیدِ کربلا علیہم السّلام اور سارے ائمہ ہدیٰ صلوات اللہ علیہم زندہ ہوں گے اور جو شخص محض خالص ایمان رکھتا رہا اور جو کافر محض رہا ہوگا سب کے سب زندہ ہوں گے اور تمام ائمہ اطہارؑ اور مومنین کے لیے ان پر عذاب کیا جائے گا۔ یہاں تک ایک شبانہ روز میں ہزار مرتبہ اُن کو مار ڈالیں گے اور زندہ کریں گے۔ پھر خدا جہاں چاہے گا اُن کو لے جائے گا اور معذب کرے گا۔

وہاں سے حضرت مہدیؑ کوفہ کی جانب متوجہ ہوں گے اور کوفہ و نجف کے درمیان چھیالیس ہزار فرشتوں اور چھ ہزار جنوں اور تین سو تیرہ نقیبوں کے ساتھ قیام فرمائیں گے۔ مفضل نے پوچھا کہ زورا

(بغداد پر عذاب الٰہی)

جو بغداد ہوگا اُس وقت اُس کی کیا صُورت ہوگی ؟ فرمایا کہ وہ خدا کی لعنت اور اُس کے غضب کا مقام ہوگا ۔ وائے ہو اُس پر جو اُس جگہ زرد علموں اور مغرب کے علموں اور اُن علموں کے ساتھ جو نزدیک و دُور سے آتے ہوئے وہاں ہوں گے ساکن ہو ۔ خدا کی قسم اُس شہر پر طرح طرح کے عذاب نازل ہوں گے ۔ جو گزشتہ اُمتوں پر واقع ہوئے ہیں اور چند ایسے عذاب نازل ہوں گے جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا ہوگا نہ کانوں نے سُنا ہوگا ۔ اور جو طوفان اُس شہر والوں پہ نازل ہوگا ، وہ طوفان شمشیر ہوگا ۔ خدا کی قسم ایک وقت بغداد ایسا آباد ہوگا کہ لوگ کہیں گے کہ دُنیا یہی ہے اور کہیں گے کہ محل اور قصر و مکانات وہاں کے بہشت کے ہیں ۔ وہاں کی لڑکیاں حوریں ہیں اور لڑکے بہشت کے غلمان ہیں اور گمان کریں گے کہ خدا نے بندوں کو روزی نہیں تقسیم فرمائی ۔ مگر اُسی شہر میں اور اُسی شہر میں خدا و رسُولؐ پر افترا کیا جائے گا ۔ ناانصافی سے فیصلے کئے جائیں گے ۔ اور ناحق گواہی دی جائے گی ۔ شراب خوری اور زنا کاری ہوگی اور اس قدر مالِ حرام کھائے جائیں گے ، اور ناحق خوُن بہائے جائیں گے کہ تمام دُنیا میں ایسا نہ ہوگا ۔ آخر خدا اُس کو ان فتنوں اور لشکروں سمیت اس طرح خراب و برباد کرے گا کہ اگر کوئی اُدھر سے گزرے گا اور پتہ بتلائے گا کہ یہ جگہ اُس شہر کی زمین ہے تو کوئی نہ مانے گا ۔ پھر ایک خوبصورت حسنی جوان دیلم اور قزوین کی جانب خروج کرے گا ۔ اور بزبانِ فصیح ندا کرے گا ۔ کہ اے آلِ محمدؐ فریاد کو پہنچو ۔ ایک مضطر و بیچارہ تم سے مدد کا طالب ہے ۔ یہ سُن کر طالقان میں خُدا کے خزانے اجابت کریں گے ۔ وہ کیسے خزانے ہوں گے ۔ وُہ نہ چاندی کے ہوں گے نہ سونے کے ہوں گے ۔ بلکہ چند اشخاص ہوں گے جو شجاعت اور سختی و مضبوطی میں لوہے کے مانند اشہب گھوڑوں پر سوار ہوں گے سب کے سب مکمل و مسلح اور وہ جوان برابر ظالموں کو قتل کرتا ہوا کُوفہ تک آئے گا ۔ ایسے وقت میں کہ زمین کو کافروں سے پاک کئے ہوگا ۔ وہ سب کُوفہ میں ٹھہریں گے اور اُس جوان کو خبر ملے گی کہ حضرت مہدیؑ اور آپ کے اصحاب کُوفہ کے نزدیک پہنچے ہیں ۔ وہ اپنے ہمراہیوں سے کہے گا کہ آؤ چلیں اور دیکھیں کہ یہ کون ہے اور کیا چاہتا ہے ۔ امامؑ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم وہ خود جانتا ہے کہ وہ مہدیٔ آلِ محمدؐ ہیں ۔ لیکن اُس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اصحاب پر اُن حضرتؑ کی حقیقت ثابت کرے پھر وہ جوان حسنی حضرت مہدیؑ کے برابر کھڑا ہوگا اور کہے گا کہ اگر آپ سچ کہتے ہیں کہ آپ ہی مہدیٔ آلِ محمدؐ ہیں تو آپ کے جدِ رسُولِؐ خدا کا عصا کہاں ہے اور آنحضرتؐ کی انگشتری ، چادر اور آپ کی زرہ جس کو فاضل کہتے تھے اور آپ کا عمامہ سحاب اسپ یربوع ، ناقہ عضبا یعفور نامی خچر اور براق اور امیر المومنینؑ کا قرآن جس کو بغیر تغیرّ و تبدل کے جمع فرمایا ہے کہاں ہیں دکھائیے یہ سُن کر جناب مہدیؑ تمام چیزیں سامنے لائیں گے ۔ یہاں تک کہ عصائے آدمؑ و نوحؑ اور ہودؑ